ہدایت کی نسبت اللہ کی طرف اور غیر اللہ کی طرف کرنا

مجیب: مولانا محمد ماجد رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1063

تاریخ اجراء: 10 صفر المظفر 1445ھ / 28 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

زید کہتا ہے کہ ہدایت صرف اللہ دیتا ہے، کسی اور کی طرف ہدایت کی نسبت کرنا کہ وہ ہدایت دیتا ہے یا وہ بھی ہدایت ہے، غلط ہے۔ اس بارے میں رہنمائی فرمائیے کہ ایسا کہنا کیسا ہے؟ نیز اللہ پاک کے ہادی ہونے اور رسول اللہ ھادی برحق صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے ہادی ہونے میں کیا فرق ہے؟ اور ہدایت کی نسبت جب اللہ پاک کی طرف ہو اس کے کیا معنی ہوتے ہیں؟ اور جب کسی اللہ پاک کے پیارے نبی، پیارے ولی کی طرف ہدایت کی نسبت ہو تو کیا معنی ہوتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہدایت کے مختلف معانی ہیں، ہدایت کا ایک معنی "ایصال الی المطلوب" یعنی ہدایت کا نور دل میں پیدا کرنا ہے اور یہ معنی اللہ تعالی کے لیے خاص ہے اور اللہ تعالی کے سوا دوسرے کے لیے یہ معنی استعمال نہیں ہوتا۔

قرآن پاک میں ہے: "اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ " ترجمہ کنز العرفان: بیشک ایسا نہیں ہے کہ تم جسے چاہو اسے اپنی طرف سے ہدایت دے دو لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔ (پارہ: 20، سورۃ القصص، آیت: 56)

اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلم کے لیے جس ہدایت کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد یہی معنی "ایصال الی المطلوب" ہے۔ اس کے متعلق تفسیر صراط الجنان میں ہے: "آپ اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا کر چکے، ہدایت دینا اور دل میں ایمان کا نور پیدا کرنا یہ آپ کا فعل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اسے خوب معلوم ہے کہ کسے یہ دولت دے گا اور کسے اس سے محروم رکھے گا۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد 7، صفحہ 300، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ہدایت کا دوسرا معنی"اراءۃ الطریق"یعنی ہدایت کا راستہ دکھانا ہے اس معنی کے ساتھ ہدایت کا اطلاق انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ اولیاء اور علماء کے لیے بھی ہو سکتا ہے اور قرآن میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے ہدایت کا لفظ اس معنی میں استعمال بھی ہوا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ"ترجمہ: اور بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو۔(پارہ:25،سورۃ الشوری،آیت:52)

اس آیت میں ہدایت کو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور یہاں ہدایت"اراءۃ الطریق"کے معنی میں ہے۔اس کے متعلق مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ان جیسی تمام آیات میں جن میں قرآن یا توریت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہادی فرمایا گیا ہے،ہدایت سے مراد اللہ کی مرضی سے راہ دکھانا ہے۔"(علم القرآن،صفحہ174،مکتبۃ المدینہ،کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم